سوال

عورتوں کا کیچر لگا کر نماز پڑھنا

جواب

سوال : اسلام علیکم ٹوآل ممبرز میرا سوال یہ ہے کہ اکثر خواتین گرمی کی وجہ سے بالوں کو کیچر لگا کر اوپر کی طرف کر لیتی ہیں یعنی جوڑے کی شکل دے دیتی ہیں اس حالت میں نماز پڑھنا کیسا ہے ؟؟؟؟؟ براہ کرم راہنمائی فرمائیں

جواب : ہمارے ہاں عام طور پر اہل علم خواتین کے لیے جوڑا بنانے کو جائز نہیں سمجھتے ہیں اور اسے کفار عورتوں کے ساتھ مشابہت قرار دیتے ہیں لیکن میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اس کا جواز ہے کیونکہ اگر کوئی عادت مسلمانوں میں اس قدر عام ہو جائے کہ ان کے معاشرے کا عرف بن جائے تو وہاں کفار کے ساتھ مشابہت کا اصول لاگو نہیں ہوتا ہے بشرطیکہ وہ عادت وعرف شریعت کے کسی مبین حکم سے ٹکرانہ رہی ہو جیسا کہ چمچ کے ساتھ کھانا، میز کرسی پر بیٹھ کر کھانا وغیرہ۔

شیخ صالح المنجد اس بارے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

سوال : شادی بیاہ کے موقع پر عورت کا مختلف اشکال میں اپنے بال بنوانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو اوپر اٹھانا، اور دلہن کے لیے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ غالبا دلہن اپنی سہاگ رات کے لیے ایسا کرتی ہے ؟

الحمد للہ :

عورت کے لیے اپنی سہاگ رات میں بال کنگھی کرنے اور مختلف اشکال بنانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ ایک اچھا اور مطلوب امر ہے، اور اس میں معاونت کرنے پر بھی کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کفار یا فاجر قسم کی عورتوں سے مشابہت نہ ہوتی ہو

اور مشابہت سے مقصود یہ ہے کہ بال اس شکل میں نہ بنائے جائیں جو کافر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوں، یا پھر یہ کٹنگ کسی کافرہ یا فاجرہ عورت کے نام سے پہچانی جاتی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس کسی نے بھی کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے "

سنن ابوداود حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع الصغیر میں اسے صحیح قرار دیا ہے

ممنوعہ مشابہت کا ضابطہ اور قاعدہ سوال نمبر (32533) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا ماڈلنگ کرنے والی عورتوں کے بالوں جیسی کٹنگ کروانا جائز ہے ؟

اور کیا یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں شامل ہوتی ہے :

"جس کسی نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے " ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اسی طرح بالوں کا مسئلہ ہے، چنانچہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافرہ یا فاجرہ عورتوں کی کٹنگ اور شکال جیسے بال بنوائے، کیونکہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے تو وہ انہیں میں سے ہے

اس مناسبت میں مسلمان مومن عورتوں اور ان کے اولیاء و ذمہ داران کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان میگزین اور رسالوں اور بالوں کی اس طرح کی اشکال سے دور رہیں جو انہیں کفار کی جانب سے حاصل ہوتی ہیں، اور کفار اور ان کے بے پردہ لباس کے لیے ان کے دلوں میں محبت و دوستی پیدا کریں، جو شرم و حیاء سے عاری ہیں، اور شریعت اسلامیہ کے ساتھ اس کا کوئی تعلق بھی نہیں، یا وہ نت نئے ماڈل جن پر نئے نئے بالوں کے فیشن ہوں، ان سے دور رہیں

اور مسلمانوں کو دوسروں سے ممتاز رہنا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ کا تقاضا بھی یہی ہے، اور اسلامی طبیعت بھی یہی ہے، تا کہ امت مسلمہ کو اس کی عزت و کرامت اور بلندی واپس مل سکے، اور اللہ تعالی کے لیے یہ کوئی مشکل بھی نہیں انتہی

ماخوذ از: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (12) سوال نمبر (188).

اور بال اوپر اٹھانے، یا پھر ان کو اکٹھا کر کے سر کے اوپر جوڑا بنانا، یا سر کی ایک جانب مانگ نکالنا بعض اہل علم نے اس سے منع کیا ہے اس کی علت کفار عورتوں سے مشابہت ہے، اور کچھ علماء نے تو جوڑا بنانے کو اس حدیث کے تحت شامل کیا ہے جس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہو گا لیکن وہ ننگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آجاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128).

اور اگر فرض کر لیا جائے کہ مثلا سر کی ایک سائڈ پر مانگ نکالنا کسی دور میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں کا شعار اور علامت رہی اور پھر یہ خصوصیت زائل ہو کر مسلمان عورتوں میں عام ہو گئی کہ ایسا کرنے کرنے والی عورت کا کافر یا فاجرہ گمان نہ کیا جاتا ہو تو مشابہت ختم ہو گئی ہو تو پھر یہ حرام نہیں ہو گا

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ المیاسر الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھڑ سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعاجم استعمال کیا کرتے تھے) : کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" اگر ہم یہ کہیں کہ اعاجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ مخصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی " واللہ تعالی اعلم اھ

دیکھیں: فتح الباری (1/307).

اور طیلسان (سبز رنگ کا لباس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا لباس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں :

" اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہوگا جب طیالسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہوچکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہوگئی ہے " اھ

دیکھیں: فتح الباری (274/10).

ابھی اوپر ہم نے جس سوال نمبر کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں ہم ان کے علاوہ دوسروں سے بھی کلام بیان کرچکے ہیں جس سے اس کی تائید ہوتی ہے   واللہ تعالی اعلم

ذیل میں ہم جوڑے اور عورت کے لیے سر کی ایک جانب مانگ نکالنے کے متعلق علماء کرام کے فتاوی جات نقل کرتے ہیں :

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے :

سوال : سر کی ایک جانب مانگ نکالنے، اور صرف ایک چٹیا اور بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، عورت کا مقصد صرف اپنے خاوند کے لیے بناؤ سنگھار اور خوبصورتی اختیار کرنا، یا پھر اچھا اور لائق مظہر ظاہر کرنا ہے ؟

جواب :

" سر کے ایک جانب مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کی مشابہت کرنے کی حرمت ثابت ہے   اور رہا مسئلہ ایک یا ایک سے زائد چٹیا کرنے اور چٹیا کر کے یا بغیر چٹیا کیے بال کمر کے پیچھے لٹکانا اگر تو بال چھپے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج والی بات نہیں   لیکن بالوں کا جوڑا بنانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں کافرہ عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور ان سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا : " دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا : وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہوگا لیکن وہ ننگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آجاتی ہے "

اسے امام احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (126/17).

اور شیخ الفوزان حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا :

سر کے وسط سے نہیں بلکہ ایک سائڈ سے مانگ نکالنے کا حکم کیا ہے ؟

شیخ کا جواب تھا :

" عورت کے لیے سر کی ایک جانب سے مانگ نکالنا جائز نہیں شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اور اس دور میں بعض مسلمان عورتیں اپنے سر کی ایک جانب مانگ نکالتی ہیں، اور بالوں کو گدی کی طرف جمع کرلیتی ہیں، یا پھر سر کے اوپر اکٹھے کرلیتی ہیں، جس طرح انگریزوں کی عورتیں کرتی ہیں، تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہے " انتہی

ماخوذاز: مجموع فتاوی التسخ محمد بن ابراہیم (47/1).

انتہی ماخوذاز: المنتقی (321/3).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

سر کے بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو سر کے اوپر جمع کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اگر تو بال سر کے اوپر جمع کیے جائیں تو اہل علم کے ہاں یہ ممانعت یا تحذیر میں شامل ہے جو درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آئی ہے:
" دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے لباس تو پہنا ہوا ہوگا لیکن وہ ننگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائینگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آجاتی ہے" اس لیے اگر تو بال اوپر ہوں تو اس میں ممانعت ہے، لیکن اگر مثال کے طور پر بال گردن پر ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر عورت نے بازار جانگی تو اس حالت میں یہ بے پردگی میں شامل ہوگا، کیونکہ اس کے عبایا کے پیچھے علامت ظاہر ہو رہی ہوگی، اور یہ بے پردگی اور فتنہ کے اسباب میں شامل ہوگی اس لیے جائز نہیں"

ماخوذاز: فتاوی المراۃ المسلمۃ جمع و ترتیب الشیخ المسند (218).

والله اعلم.